روزنامہ الفضل ربوہ
خطبہ نمبر 19
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر 163 ہفتہ - 23 صفر - 1416ھ' 22 وفا 1374ھش' 22 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قبولیت دعا کیلئے انتہائی درجہ اضطرار ضروری ہے

دعا کے اندر قبولیت کا اثر اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ انتہائی درجہ کے اضطرار تک پہنچ جاتی ہے۔ جب انتہائی درجہ اضطرار کا پیدا ہو جاتا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی قبولیت کے آثار اور سامان پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلے سامان آسمان پر کئے جاتے ہیں اس کے بعد وہ زمین پر اثر دکھاتے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں بلکہ ایک عظیم الشان حقیقت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

اسماءِ الٰہی سے متعلق ایک ایسا نکتہ خدا نے ہاتھ میں تھمایا جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اسماءِ الٰہی پر حقیقت میں غور کرنے کا ایک لامتناہی رستہ کھل جاتا ہے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ ۳- امان ۱۳۷۴ ہجری شمسی - ۳ مارچ ۱۹۹۵ء بمقام اسلام آباد ٹلفورڈ (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا: (——)

ابھی کچھ عرصہ پہلے میں نے انگلستان کی (بیت الذکر) کی تحریک کی تھی اور دس سال کے بعد وہ تحریک ہوئی ہے اہم انگلستان میں بنانے والے مرکز کے لحاظ سے۔ دس سال پہلے پانچ لاکھ کی تحریک تھی اور لگتا تھا بہت بڑی رقم ہے اور واقعی بہت زور لگانا پڑا تھا اس وقت' تمام دنیا میں تحریک کی گئی اللہ کے فضل سے زیادہ مل گئے لیکن شروع میں بہت لگ رہا تھا۔ اب دس سال کے بعد یورپین مرکز کی نہیں بلکہ صرف انگلستان کی (بیت الذکر) کی تحریک پچاس لاکھ پونڈ کی گئی اور خدا کے فضل سے اس تیزی کے ساتھ وعدے آرہے ہیں اور وصولیاں ہو رہی ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ یہ کیا واقعہ ہوا ہے۔ ابھی تک انگلستان سے آنے والے وعدوں کی رفتار بھی خدا کے فضل سے ان کی توقعات سے بہت تیز ہے اور حیرت انگیز قربانی کے مظاہرے ہو رہے ہیں لیکن اس کے علاوہ بیرونی جماعتوں نے بھی کمال کر دیا ہے۔ ان کو میں نے واضح طور پر دعوت نہیں دی تھی کہ آپ بھی تشریف لائیں دروازہ کھلا ہے بلکہ اشارۃً یہ کہا تھا کہ آنے کی دعوت تو نہیں میں دے رہا لیکن دروازہ کھلا ہے آنا ہے تو آجائیں اور اس پیغام کو ایسا سمجھے ہیں کہ جیسے باقاعدہ ان کو مخاطب کر کے تحریک کی گئی ہو لیکن وہ جیب میں نے الگ رکھی ہوئی ہے تاکہ انگلستان والے اپنی کوششوں سے غافل نہ ہو جائیں' اس پر بناء نہ کریں۔ آپ نے اپنے پانچ ملین اکٹھے کرنے ہیں اور جو باہر سے آرہا ہے وہ فضل ہے اللہ کا۔ جب ضرورت پڑی تو اس میں سے آپ کو دیں گے ورنہ اور کسی (بیت الذکر) میں استعمال ہو جائے گا تو اپنی طرف سے آپ نے کوشش یہی کرنی ہے کہ انگلستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے۔ (-) یہ اللہ کا احسان ہے بہت نمایاں فرق ہے۔ قربانی کی روح میں زمین آسمان کا فرق ہے اللہ اس فرق کو ہمیشہ قائم رکھے اور اس امتیاز کو نمایاں کرتا چلا جائے۔ ایک تو یہ بھی خدا کے فضل سے خوش خبری تھی جو عید کے موقع پر دینی تھی کہ اس تحریک کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت ہی غیر معمولی قابل رشک قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

دوسری (احمدیہ ٹیلی ویژن) سے متعلق جو عالمی نیک اثرات پیدا ہو رہے ہیں ان کے تفصیلی بیان کا تو وقت نہیں مگر غیروں پر جو اثر پڑ رہا ہے اور خصوصاً عربوں پر اس کی ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور اسی خطبے کے ذریعے اس خط لکھنے والے کو جواب بھی دے رہا ہوں۔ وہ خط مراکش سے ملا ہے۔ اس میں وہ ساری جماعت احمدیہ کے برادران سے مخاطب ہیں اس لئے میں نے سمجھا کہ عید کے موقع پر سب کو یہ پیغام دے دوں کیونکہ میرے نام نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کے بھائیوں کے نام ہے۔ وہ کہتے ہیں' پہلا فقرہ یہ ہے کہ براہ کرم مجھے بھی جماعت احمدیہ میں شامل کر لیں۔ میں مبالغہ نہیں کرتا کہ میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے پروگراموں سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہ بہت بڑی اور شاندار خدمت ہے۔ قبل ازیں میں جماعت کی ان خدمات کے بارہ میں پڑھ اور سن چکا ہوں اور مظلوم مسلمانوں کے لئے جو آپ خدمات بجالا رہے ہیں وہ حیرت انگیز ہے۔ احمدیت (دین حق) کی جو سچی تصویر پیش کرتی ہے۔ اس سے مجھے سمجھ آئی ہے کہ انسانیت کے اعتبار سے ساری دنیا ایک ہے۔ سچ کی طرف راستہ بھی ایک ہی ہے اور جملہ ادیان کی بنیاد بھی ایک ہی ہے۔ دین وحدت کا موجب ہونا چاہئے نہ کہ افتراق اور اختلاف کا۔ اگر بغض نہ ہو تو جنگیں بھی نہ ہوں۔ ان سب باتوں کے باوجود (دین حق) کو پھیلانا ہے یہاں تک کہ ساری دنیا میں (دین) پھیل جائے (باوجود شاید ترجمے میں ہے مطلب ہے ان سب باتوں کے ذریعے' ان کی اجتماعی کوشش کے نتیجے میں) میرے احمدی (-) بھائیو! (امامت) کی رسی کو تھامنے والو! میں یہ بات رسمی گفتگو کے طور نہیں کہہ رہا بلکہ یہ حقیقت ہے اور خدا میرے قول پر گواہ ہے اگر آپ جماعت میں میری شمولیت کی درخواست قبول کر لیں تو میرے لئے یہ نہایت درجہ سعادت اور خوشی کا موجب ہو گا۔ میں (-) پڑھا لکھا (—) نوجوان ہوں۔ روحانی میدان میں میں نے مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کی ہے۔ بعض عالمی درسگاہوں میں بھی جو خط وکتابت کے ذریعے درسگاہیں جاری تھیں ان میں بھی شامل ہو کر تعلیم حاصل کرتا رہا ہوں اور فرانس میں بھی ایک اعلیٰ تعلیمی ادارہ ہے اس کا بھی میں ممبر رہا۔ یہ کوائف میں پیش کر رہا ہوں۔

اور آخر پر لکھتے ہیں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جو (امام) رابع ہیں ان سے ملنے اور پاس بیٹھنے کی شدید تڑپ ہے۔ میرے کوائف درج ذیل ہیں اور آخر پر یہ درخواست دہرائی گئی ہے کہ مجھے ضرور اپنوں میں شامل کریں اور میں آپ میں سے ایک ہونا چاہتا ہوں۔ تو میں ان کا جماعت احمدیہ کو تو یہ محبت بھرا پیغام سنا رہا ہوں۔ ان کو میرا جواب یہ ہے کہ "اھلاً وسھلاً" آپ ہم میں سے ہی ایک ہیں۔ اللہ کے فضل کے ساتھ نہ صرف ہم میں سے ایک ہیں بلکہ میں توقع رکھتا ہوں کہ ہزاروں کے لئے احمدیت کا رستہ کھولنے والے بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ یہ (—) آپ کو بھی مبارک کرے اور ایسے بہت سے حق کے متلاشیوں کو بھی جو اس رستے سے یعنی (احمدیہ ٹیلی ویژن) کے رستے سے جماعت احمدیہ سے واقفیت حاصل کرنے کی توفیق پا رہے ہیں اور دن بدن ان کی دلچسپیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

ایسا ہی ایک خط بیلا روس سے ملا تھا اور ایک خط یوکرین سے۔ اس خط میں تو لکھا ہے کہ میں ان عربوں میں سے ایک ہوں جو باقاعدگی سے آپ کے پروگرام سنتے ہیں اور دن بدن ہماری دلچسپی بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ہم اس عرصے تک کہاں رہے اور ہمیں پتہ ہی نہیں تھا کہ جماعت احمدیہ کیا چیز ہے اور (دین حق) کے کیسے عظیم مصالح اور مقاصد اس سے وابستہ ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ توفیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

عطا فرمائے خدمت دین کرنے والوں کو' خصوصاً وہ جو کسی نہ کسی رنگ میں (احمدیہ ٹیلی ویژن) سے وابستہ ہیں کہ ہر پہلو سے ان کی خدمتیں مقبول ٹھہریں اللہ انہیں بھی بہترین جزاء دے اور خدمت کی توفیق بڑھاتا چلا جائے۔

تمام جماعتوں کو جو میں نے نصیحت کی تھی پچھلے خطبے میں اس کی تفصیل نہیں دہراؤں گا لیکن اس (-) پر یاد دلاتا ہوں کہ آپ کے پروگراموں کا انتظار ہے۔ اگر تمام دنیا کی جماعتیں اسی طرح ہدایت کے مطابق پروگرام بنانے لگیں گی تو (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو) ہمارے پروگراموں کا معیار بہت بلند ہو جائے گا اور ابھی بھی خدا کے فضل سے اچھا دلچسپ پروگرام ہو رہا ہے اور لوگ سب' دن بدن ہر طرف سے یہی لکھ رہے ہیں کہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہر روز (احمدیہ ٹیلی ویژن) پہلے سے بہتر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اب میں اس بات کی طرف آتا ہوں جس کا ذکر میں نے گزشتہ جمعہ میں کیا تھا۔ کہ شروع رمضان میں یعنی دس رمضان المبارک کو جو جمعہ تھا اس پر میں نے یہ جماعت کو بتایا تھا کہ انسان ساری زندگی علم سیکھتا ہے اور وہ جو یہ سمجھے کہ میں تعلیم حاصل کرنے کی حد سے باہر آگیا ہوں وہ متکبر ہے اور جاہل ہے۔ آخر وقت تک علم سیکھنے کا سلسلہ جاری ہے' جاری رہنا چاہئے (-) آخر دم تک علم سیکھو اور علم سکھاؤ۔ اس ضمن میں میں نے یہ بیان کیا کہ میرا علم سیکھنے کا جو دائرہ ہے وہ تمام دنیا پہ پھیلا ہوا ہے۔ (-) 'غیر مسلم ہو' احمدی ہو' غیر احمدی ہو' جہاں سے بھی علم کی کوئی بات ملے' میں سمجھتا ہوں میرا بھی فرض ہے اور سب دنیا (-) کا اولین فرض ہے کہ یہ نہ سوچیں کہ کون کیا کہہ رہا ہے' اگر علم کی بات ہے تو (-) دولت ہے۔ اسے حاصل کرنی چاہئے۔ حکمت اور علم دونوں چیزیں (-) اپنا مال سمجھ کر جہاں سے بھی ملے اسے قبول کرنا چاہئے۔

یہ بیان کرنے کے بعد میں نے یہ بات بیان کی تھی کہ مگر یہ نہ سمجھیں کہ میں صرف آپ سے علم سیکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مسلسل آسمان سے مجھ پر علوم روشن فرماتا ہے اور وہ جو آسمان سے علم اترتے ہیں اس میں میرا اکتساب کوئی نہیں' یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اس منصب کی برکت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک معمولی علم والے کو بھی چن کر جب ایک منصب پر فائز فرما دیتا ہے تو علمی راہنمائی پھر خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے۔

دس تاریخ کو میں نے یہ بات کی اور اتوار اور پیر کی رات کو یعنی دو دن بعد رات کے آخری حصہ میں تہجد سے پہلے صرف ایک منٹ کی ایک چھوٹی سے رؤیا دیکھی اور رؤیا میں دیکھتے دیکھتے مجھے یہ محسوس ہوا کہ یہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا ہو رہا ہے اپنے اختیار میں بات نہیں تھی' بات چھوٹی سی تھی' دلچسپ تھی' مگر مجھے اس وقت رؤیا کے دوران یہ احساس ہوا کہ یہ معاملہ تو جاری رہنے والا معاملہ ہے' رؤیا کے ساتھ ختم ہونے والی بات نہیں۔ چنانچہ جب میں اٹھا ہوں تو وہی سوچ جاری رہی' رؤیا ختم ہو چکی تھی اور کئی دن تک اس نے میرے ذہن پر قبضہ کئے رکھا۔ میں نے کہا تھا کہ (-) کے بعد کسی خطبے میں بیان کروں گا لیکن چند دن پہلے میری بڑی بیٹی نے بڑی منت سے کہا کہ آپ کو پتہ نہیں کہ کتنی ہمارے دل میں بے چینی پیدا ہو گئی ہے کہ ہم پتہ تو کریں کیا ہے۔ یا بتانا نہیں تھا یا بتایا ہے تو جلدی بتائیں ورنہ یہ جو ہر وقت کہ پتہ نہیں کیا بات تھی اور انہوں نے کہا یہ صرف میری سوچ ہی نہیں بلکہ جو مجھے ملتی ہیں خواتین' کہتی ہیں اپنے ابا سے سفارش کرو کہ جلدی بتائیں تو اب میں آپ کو بتاتا ہوں وہ کیا بات ہے۔

وہ اسمائے الٰہی سے متعلق ایک ایسا نکتہ خدا نے ہاتھ میں تھمایا جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے اسماء الٰہی پر حقیقت میں غور کرنے کا ایک لامتناہی رستہ کھل جاتا ہے اور اس عجیب انداز سے ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کسی انسان کی ذاتی سوچ سے اس بات کا تعلق ہو۔ دفتر میں میں بیٹھا ہوا ہوں ملاقات کا وقت ہے اور ایک احمدی دوست ایک غیر احمدی شاعر کو اپنے ساتھ لاتے ہیں اور کہتے ہیں انہوں نے ایک سوال کرنا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ ہاں کریں سوال۔ تو وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ میں ایک قدامت پسند شاعر ہوں اور ترقی پسند شعراء مجھے ہر وقت کہتے ہیں کہ تم بھی ترقی پسند بن جاؤ ہماری طرح کے خیالات پیش کرو اور قدامت پسندی ٹھیک نہیں ہے تو آپ میری راہنمائی کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ کیا میں قدامت پسند رہوں یا ترقی پسند بن جاؤں۔ تو ان کا یہ سوال سننے کے بعد میں نے ان سے کہا دیکھیں مجھے تو آپ کا سوال ہی درست نظر نہیں آ رہا۔ میرے نزدیک تو کوئی تفریق قدامت پسندی اور ترقی پسندی کی شاعری میں ہو ہی نہیں سکتی۔ وجہ یہ ہے کہ شعر حسن کے گرد گھومتا ہے جس طرح پروانہ شمع کے گرد گھومتا ہے۔ اگر حسن سے شعر کا تعلق نہ ہو تو وہ شعر نہیں ہے اور حسن خدا کے اسماء سے پھوٹتا ہے اور اسماء الٰہی کا جو حسن ہے اس میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔ اس لئے قدامت پسندی اور ترقی پسندی کی کوئی تفریق زمانے کے لحاظ سے بیچ میں داخل کی ہی نہیں جا سکتی۔

یہ جب میں بیان کرتا ہوں تو ان کی آنکھیں جیسے محبت سے پگھلتی ہیں اس طرح ان کی آنکھوں میں ایک عجیب سرور سا پیدا ہو جاتا ہے تو یہ لگتا ہے کہ میں نے پوچھی تو چھوٹی سی بات تھی آپ نے بڑی بات بتا دی۔ اور ہمہ تن گوش اگلا حصہ سننا چاہتے ہیں کہ میں مزید اس مضمون کو کھولوں تو رؤیا ختم ہو گئی۔ اور زیادہ سے زیادہ ایک منٹ یا اس سے بھی کم کے عرصہ میں یہ گفتگو ہوئی اور جب میں اٹھا تو ذہنی لحاظ سے وہ رؤیا جاری رہی۔ اس رؤیا کا دائرہ تو ختم تھا لیکن سوچیں جو چلائی تھی وہ مسلسل جاری رہیں اور اس پر میں نے غور کیا تو میں اس بات پر حیران رہ گیا کہ اسماء الٰہی کی بحث میں کبھی کسی مفسر نے اس پہلو سے بات نہیں چھیڑی کہ خدا کے اسماء پر وہ تعریف صادق آتی ہے جو صرف میں ہمیں عام طور پر ملتی ہے کہ اسم میں زمانہ نہیں پایا جاتا اور اگر اسم میں زمانہ نہ پایا جائے تو ایک ازلی ابدی مضمون آنکھوں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے اور بہت ہی گہرا مضمون ہے جس پر مسلسل زندگی کا غور جو ہے وہ بھی اس پر حاوی نہیں ہو سکتا۔

لیکن یہ سوچتے سوچتے مجھ پر یہ بات روشن ہوئی کہ صرفی تعریف تو بہت ہی ناقص ہے اور یہ تعریف کہلانے کی مستحق ہی نہیں ہے کیونکہ تعریف وہ ہوتی ہے جو جس کی تعریف کی جائے' جس مضمون کی' یعنی اس کی حد بندی کی جائے اس کی ہر جنس کے ہر حصے پر حاوی ہو اور یہ تعریف خدا کے سوا کسی اور اسم پر آتی ہی نہیں۔ تو صرفی جن اسماء کی باتیں کرتے ہیں ان پر تو یہ تعریف صادق آ ہی نہیں سکتی اور جس پر آتی ہے اس کے متعلق کبھی کسی مفسر نے نہیں لکھا کہ تعریف اسی ذات پر صادق آتی ہے۔ اس ضمن میں جب میں نے اور غور کیا تو بہت سی باتیں ایسی سامنے آئیں جن میں سے چند میں آج آپ کے سامنے کھولتا ہوں۔

ایک تو یہ حقیقت سامنے آئی کہ ازل اور ابد کس کو کہتے ہیں اور اس میں زمانہ نہ پائے جانے کا کیا مفہوم ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اسماء الٰہی پر اگر غور کریں تو ازلی ابدی ہیں اور تمام زمانے ان چیزوں سے تعلق رکھتے ہیں جو مخلوقات ہیں۔ گویا زمانہ اپنی ذات میں یا وقت اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ تخلیق کی صفت ہے ایک۔ مخلوق کے ساتھ وابستہ جو ہر مخلوق کے تعلق میں الگ الگ معنے رکھے گا۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے اسی تسلسل میں مجھے یہ سمجھ آئی کہ زمانہ اس لئے اللہ تعالیٰ میں نہیں پایا جاتا کہ اس میں تبدیلی کوئی نہیں اور جس چیز میں تبدیلی ہو اس میں لازماً زمانہ پایا جاتا ہے اور جتنی بھی مخلوقات ہیں وہ مسلسل تبدیلی کی حالت میں سے گزر رہی ہیں۔ کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا ہوئی ہو اور اسی حالت پر قائم رہے۔ یا ترقی کر رہی ہے یا وہ تنزل کر رہی ہے۔ یا وہ زندگی کی طرف بڑھ رہی ہے یا وہ موت کی طرف مائل ہے۔ اور اس تعلق پہ غور کرتے ہوئے مجھے یہ بات سمجھ آئی کہ بیک وقت خدا تعالیٰ زندہ کرنے والا بھی ہے اور مارنے والا بھی ہے۔ اور یہ کہنا کہ کبھی زندہ کرنے والا بنتا ہے۔ کبھی مارنے والا بنتا ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ مسلسل دونوں اس کی صفات ساتھ ساتھ جاری و ساری ہیں اور کار فرما ہیں۔ ایک انسان جب زندگی کا سفر کرتا ہے تو ہر لمحہ جو پیچھے چھوڑتا ہے وہ اس کی موت کا لمحہ ہے۔ ہر لمحہ جو وہ آگے بڑھتا ہے وہ اس کا زندگی کا لمحہ ہے۔ تو موت کے خول سے زندگی پیدا ہو رہی ہے اور جو پیچھے چھوڑ رہا ہے وہ موت کی لکیر ہے۔ اور ایک ثانیہ کا جتنا بھی چاہیں آپ اس کو چھوٹے سے چھوٹا حصہ کر لیں یہ مضمون اسی طرح جاری رہے گا۔ اگر خدا زندہ کرتا ہے تو تبھی اللہ فرماتا ہے موت سے زندگی نکالتا ہوں۔ تو اس کے پیچھے اس کا تمام سفر جو گزر رہا ہے وہ اس کے پیچھے موت کے نقوش پا ہیں جن سے وہ آگے نکل گیا اور تقابل میں آ کر اگلا حصہ زندگی کہلاتا ہے اور جسے پیچھے چھوڑا وہ موت تھی۔ اور جب ایک انسان یا قوم برعکس سفر کرتی ہے تو اپنے پیچھے زندگی کے نقوش پا چھوڑ رہی ہے اور ہر لمحہ موت میں داخل ہو رہی ہے۔ تو خدا خواہ زندگی سے موت نکال رہا ہو یا موت سے زندگی نکال رہا ہو یہ مخلوق کی صفات ہیں وقت کی۔ خدا خالق جو ہے اس پر کوئی وقت نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔

اس پہلو سے جب میں نے صرف والے پہلو پر دوبارہ غور کیا تو مجھے تعجب ہوا کہ کبھی کسی مفسر نے' کسی نحو اور صرف کے ماہر نے اس بات پر کیوں غور نہیں کیا کہ یہ تعریف غلط ہے۔ اس لئے غلط ہے کہ اسم تو خدا کا بھی ہے اور غیر کا بھی نظر آتا ہے اور اگر یہ تعریف اسم کی تعریف ہے تو غیر اللہ کے اسماء پر بھی صادق آنی چاہئے مگر کسی ایک پہ بھی صادق نہیں آتی۔ پس اسم' حقیقت میں اس تعریف کی رو سے اگر ہے تو اللہ کا ہے اس کے سوا کوئی اسم نہیں ہے۔ کیونکہ جب کوئی چیز پیدا ہوتی ہے اس کا نام بنتا ہے لیکن اس کا نام بننے کے بعد ہر لمحہ اس کی تبدیلی اس کے نام کو غلط کر رہی ہے سوائے اس کے کہ وہ ایسا معنوی نام ہو جس کا اللہ سے تعلق ہو۔ وہ زندہ اور جاری نام ہے جس میں تبدیلی کی ضرورت نہیں۔ ورنہ نام جو ہے اس کے اوپر آپ غور کریں تو یہ مسئلہ آپ کو سمجھ آئے گا کہ نام اصل میں دو طرح سے ہیں ایک تو جاہلانہ نام' بے معنی' کسی چیز کا جو چاہے نام رکھ دو' وہ نام جامد ہے۔ ایک مردہ نام ہے اور نام کہلانے کا مستحق ہی نہیں کیونکہ نام کی جو تعریفیں کی گئی ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ نشان دہی کرے کسی چیز کی۔ اگر اس میں نشان دہی کی صلاحیت نہیں ہے تو وہ نام نہیں ہے اس لئے ایسے اسماء ہماری فہرست سے از خود خارج ہو جائیں گے۔ جو صفاتی نام ہیں ان میں وہ نام جو اللہ تعالیٰ کی صفات سے تعلق نہیں رکھتے وہ مسلسل ایک شخص پر صادق آ ہی نہیں سکتے۔ اگر کسی کو اس کی اعلیٰ حکمت کی وجہ سے ارزل کہا گیا اور یہ نام رکھا گیا اور وہ ارزل العمر کو پہنچ رہا ہے تو دن بدن اس کی حکمت کم ہوتی چلی جا رہی ہے اور جب وہ حکمت میں آگے بڑھ رہا ہے تو پہلا نام کفیل نہیں رہا اس کی صفات کا مظہر بننے کے لحاظ سے۔ تو ہر وہ چیز جو تبدیل ہو رہی ہے اس کے نام میں زمانہ پایا جاتا ہے اور زمانے کا مطلب یہ ہے کہ آج کچھ اور کل کچھ اور وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی تبدیلی کی حالت سے پہچانا جاتا ہے اور اس کی تبدیلی کی رفتار سے پہچانا جاتا ہے۔

اب تصور میں لائیں ایسی چیز کو جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہو رہی' بعینہ اسی طرح ہے۔ اگر ایسی چیز ہے تو وہ ازلی ابدی ہے اور اس میں زمانہ نہیں پایا جاتا۔ تو اس غور سے مجھے اللہ تعالیٰ کی صفات ازلیت اور ابدیت کی سمجھ آئی کہ وہ ایک ہی ہے جو صاحب اسماء ہے اور اس کا ہر اسم ازلی اور ابدی ہے اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے۔ اور زمانہ جو ہم خدا کے تعلق میں محسوس کرتے ہیں یہ دراصل مخلوق کی صنعت ہے۔ جہاں مخلوق کے زاویے سے دیکھنے سے خدا میں ایک زمانہ دکھائی دے رہا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے آپ کھڑے ہوں اور پاس سے گاڑی گزر رہی ہو۔ اگر دائیں طرف سے گزر رہی ہے اور آگے کی طرف بڑھ رہی ہے آپ اس کی طرف دیکھیں تو بسا اوقات یوں لگتا ہے آپ پیچھے کی طرف ہٹ رہے ہیں۔ لیکن کون حرکت کر رہا ہے کون نہیں۔ جب یہ سلسلہ ختم ہوتا ہے اس وقت پتہ چلتا ہے کہ جو حرکت کرنے والی چیز ہے وہ آگے نکل گئی ہے اور جو جامد اور ثابت وجود ہے وہ کھڑا رہ جاتا ہے اور گاڑی گزرنے کے بعد اچانک پتہ لگتا ہے کہ میں تو وہیں کا وہیں ہوں میں نے Move ہی نہیں کیا' حرکت ہی نہیں کر رہا تھا۔ اور اگر بائیں طرف سے الٹی سمت میں گاڑی جا رہی ہو تو وہ اس طرف دیکھے گا تو یوں لگے گا کہ میں ادھر جا رہا ہوں تو بیک وقت دائیں طرف دیکھنے سے وہ پیچھے کی طرف جا رہا ہے بائیں طرف دیکھنے سے وہ آگے کی طرف جا رہا ہے اور اگر سامنے دیکھے اور کوئی گاڑی دائیں سے بائیں جا رہی ہو تو وہ اپنے دائیں طرف جا رہا ہو گا اگر وہ پیچھے دیکھے اور وہ بائیں سے دائیں طرف گاڑی جا رہی ہو تو وہ یوں لگے گا کہ جیسے بائیں طرف جا رہا ہوں۔

تو زمانے نسبتی چیز ہیں اور یہ تبدیلی کا نام ہے۔ تبدیلی کی نسبت سے زمانے پیدا ہوتے ہیں اور تبدیلی کی نسبت سے رفتاریں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن جو حرکت کرنے والا ہے وہ بھی جب ایک کھڑی چیز کو دیکھتا ہے تو بعض دفعہ وہ بھی سمجھتا ہے کہ یہ حرکت کر رہا ہے ہم نہیں کر رہے۔ چنانچہ ہم بچپن میں خاص طور پر گاڑیاں جب اسٹیشن میں داخل ہوتی تھیں تو بڑے شوق سے یہ دیکھا کرتے تھے چیز۔ ایک گاڑی کو دیکھتے ہیں' دیکھتے دیکھتے لگتا تھا کہ ہم کھڑے ہیں وہ حرکت کر رہی ہے۔ اللہ کے تعلق میں جہاں افعال کا ذکر ملتا ہے اور زمانے کا تصور پیدا ہوتا ہے وہ صرف مخلوق کے حوالے سے ہے ورنہ خدا کی ذات میں کوئی زمانہ نہیں ہے۔

اس پر غور کرتے ہوئے پھر میری توجہ اور بہت سے امور میں سے سورہ فاتحہ کی طرف مبذول ہوئی تو میں دیکھ کر حیران رہ گیا کہ خدا کی ایک عظیم سورۃ جہاں تک خدا کا تعارف کروا رہی ہے اس میں کوئی زمانے کا ذکر نہیں ملتا۔ (شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن و رحیم ہے) کوئی زمانے کا ذکر نہیں۔ پھر فرماتا ہے (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب العالمین ہے) کوئی زمانے کا ذکر نہیں۔ (جو رحمان اور رحیم ہے) پھر کوئی زمانے کا ذکر نہیں۔ (مالک ہے روز جزا کا) کوئی زمانے کا ذکر نہیں۔ مالک ہے اصل اور جہاں بندے کی بات شروع ہوئی وہاں زمانہ آگیا۔ (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) یعنی مخلوق جب خدا سے تعلق جوڑتی ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ اللہ ایک زمانے میں حرکت کر رہا ہے حالانکہ وہ مخلوق کا زمانہ ہے' مخلوق دیکھ رہی ہے اصل میں اور خدا ازلی و ابدی اسی طرح غیر مبدل ہے اس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے یاد آیا کہ بہت ہی پرانی بحث زبان کے فلسفیوں نے اٹھائی تھی اور افلاطون اور ارسطو بھی اس بحث میں الجھے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وہ چیز جو حرکت کرتی ہے اس کی انرجی ضائع ہوتی ہے۔ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ میں حرکت ہے کوئی اور اگر تخلیق میں خدا تعالیٰ کی حرکت کا تعلق ہے تو پھر وہ کامل خدا نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ کا خدا نہیں ہو سکتا۔ اس بحث کو اٹھا کر انہوں نے کچھ جوابات دینے کی کوشش کی ہے مگر جو خدا کے قائل ہیں ان دونوں میں سے خاص طور پر۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ ہماری سمجھ سے بالا سہی لیکن خدا تعالیٰ کا ارادہ بغیر حرکت کے ہے اور وہ حرکت پیدا کر دیتا ہے۔ اور یہی مضمون ہے حقیقت میں جو صفات باری تعالیٰ یا اسماء کے ساتھ تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ اس میں کوئی تبدیلی نہیں مگر جب وہ کل مخلوق پیدا کرتا ہے تو مخلوق کے ساتھ ایک زمانہ پیدا ہو جاتا ہے۔

اب دل دھڑکتے ہیں تیز رفتاری کے ساتھ اور ان کے ساتھ ایک انسان کا ایک زمانہ بنتا ہے۔ چھوٹے جانوروں کے دل زیادہ تیز رفتاری سے دھڑکتے ہیں ان کی عمریں بھی چھوٹی ہیں اور ان کا زمانہ اور ان کے پیمانے بھی مختلف ہیں۔ اور یہی مضمون ہر چیز پر حاوی ہے یہاں تک کہ سائنس دانوں نے' میرا دماغ اس طرف بھی پھر گیا کہ' جو پروٹان کے متعلق خیال پیدا کیا تھا ایک زمانے تک اس خیال پر قائم رہے کہ ازلی ابدی ہے' وہ آغاز میں تو اس کو ازلی نہیں کہتے تھے مگر ابدی ضرور مانتے تھے' کہتے تھے کہ یہ مٹ نہیں سکتا۔

مگر صفات الٰہی اور اسماء الٰہی پہ اس نظریے سے غور کیا جائے جو میں پیش کر رہا ہوں تو ناممکن ہے کہ کوئی مخلوق بغیر تبدیلی کے ہو۔ ہر مخلوق میں لازماً تبدیلی ہے اس لئے یا وہ ترقی کر رہی ہے اور آگے بڑھ رہی ہے یا وہ تنزل اختیار کر رہی ہے اور اس میں Decay شروع ہو گئی ہے تو پروٹانز کے متعلق یہ خیال کہ وہ ترقی کر رہے ہیں یہ تو سارے سائنس دان اس کو رد کرتے ہیں کہتے ہیں سوال ہی نہیں ترقی نہیں کر رہے اس میں کچھ اضافہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے دوسری بات لازماً صادق آتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی پہلو سے کم ہو رہے ہیں۔ کوئی تبدیلی ان کے اندر ہو رہی ہے۔ اور آج کے دور میں اب تمام Physicist جو چوٹی کے ہیں وہ اس بات کو تسلیم کر بیٹھے ہیں کہ ابھی تک ہمیں تجرباتی طور پر اس کا معین ثبوت نہیں مل سکا کہ پروٹان کی عمر کتنی ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی بھی عمر ہے۔

جو چیز پیدا ہوتی ہے اس میں تبدیلی لازم ہے اور دائمی حالت صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے خیال آیا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) جو (-) امام ہیں۔ پرانے فقہاء مفسرین' اہل علم اگر اس مسئلے پر غور کرتے ہوئے اس نکتے کو نہ پا سکے ہوں تو یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) پر بھی یہ روشن نہ فرمایا ہو۔ تو میں نے ہدایت کی کہ مجھے اس مسئلے پر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تمام تحریریں فوراً مہیا کریں۔

تمام تو شاید نہ ہوں مگر جو ملی ہیں ان میں بعینہ میری بات کا جواب مل گیا ہے اور یہ بھی اللہ کی شان ہے اور (-) ایک عظیم نشان ہے۔ آپ کی یہ تحریر آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

خدا نے آدم کو کیا نام سکھائے یہ بحث تھی۔ اس بحث میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ایک موقف اختیار فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نور سے منور موقف تھا۔ اسماء کے متعلق جو غیر اللہ کے اسماء ہیں۔ ان کے متعلق بہت سی بحثیں پائی جاتی ہیں کہ آدم کے حوالے سے وہ کون سے اسماء تھے جو سکھائے گئے۔ بعض کہتے ہیں وہ اسماء الٰہی تھے اور اگر وہ اسماء الٰہی تھے تو پھر ایک اور مضمون شروع ہو جائے گا۔ سردست میں دوسرے حصے سے متعلق بات کرتا ہوں کہ اسماء کیا ہیں اور کیسے ان کو پہچانا جائے اور آدم کو جو اسماء سکھائے گئے وہ کیا تھے۔

اگر یہ صرفی نحوی تعریف لفظ اسم پر جاری کی جائے تو فعل اور اسم اور حرف میں ایک تفریق ہو جائے گی اور لازماً ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی فعل نہیں سکھایا' کوئی حرف نہیں سکھایا صرف اسماء کی بات کی اور وہیں بات ختم کر دی۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اس بات میں داخل ہو کر جو بات فرما رہے ہیں وہ حیرت انگیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عارفانہ کلام ہے۔ فرماتے ہیں:-

"خدا نے آدم کو نام سکھائے۔ پس یہ سکھلانا کئی باتوں پر دلالت کرتا ہے۔ ان میں سے ایک یہ کہ خدا تعالیٰ نے کلمات کو مسمیات کے ذریعہ سے سکھلایا اور مسمیات سے مراد ہمارے ایسے امور ہیں جن کا بیان کرنا اشارات کے ذریعہ سے ممکن ہو خواہ وہ فعل ہوں یا اسماء مخلوقات میں سے ہوں۔ اور پھر دوسرا امر یہ ہے کہ حقائق اشیاء اور ان کے جو چھپے ہوئے خواص ہیں وہ زبان عربی میں سکھلائے گئے"

یہ فرمانے کے بعد اس مضمون کو آپ نے بندوں کے تعلق میں یوں بیان فرمایا کہ جہاں تک بندوں کے اسماء کا تعلق ہے ان میں فعل اور حرف کی کوئی تفریق نہیں کی جا سکتی۔ زمانے کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اگر تو یہ بات کہے کہ نحویوں نے لفظ اسم کو اسمائے مخصوصہ سے خاص کیا ہے یعنی وہ اسماء جن کے واسطے معانی ہیں اور تین زمانوں میں سے کسی سے اختراع نہیں رکھتے۔" اگر تو یہ بات کہے اور کہے کہ آپ نے کس طرح اسماء میں افعال بھی داخل کر لئے۔ سارے مضمون داخل کر لئے جبکہ نحوی تو یہ تعریف کرتے ہیں کہ اسماء میں زمانہ نہیں پایا جاتا تو چونکہ یہ مخلوقات کی بحث ہے اس ضمن میں (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرما رہے ہیں:

"جواب اس کا یہ ہے کہ اس فرقہ کی اصطلاح ہے اور جب ہم حقیقی طور پر نظر کریں تو یہ اصطلاح ساقط الاعتبار ہے۔"

اگر تم اسم کے معنوں پر حقیقی معنوں میں غور کرو' ایک اصطلاحی معنوں کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ دیکھو ان کا دعویٰ درست ہے کہ نہیں کہ اسم میں زمانہ نہیں پایا جاتا تو یہ بات گہرے غور سے قطعاً غلط ثابت ہوتی ہے تو وہ اسماء جو مخلوق کے اسماء ہیں ان میں لازماً" زمانہ پایا جاتا ہے۔ تین طرح سے یہ زمانہ پایا جاتا ہے۔ ایک اس کا اول بھی ہے' اس کا آخر بھی ہے۔ دوسرا اس میں مخلوق ہوتے ہی تبدیلی شروع ہو جاتی ہے۔ ناممکن ہے کہ کوئی چیز خلق ہو اور تبدیلی نہ ہو رہی ہو اس میں۔ اور تبدیلی نام زمانے کا ہے۔ تبدیلی اٹھا دو تو زمانہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس وقت کوئی آزاد چیز نہیں ہے جسے پیدا کیا گیا ہو۔ وقت ایک تخلیقی صفت ہے اور خالق جو تخلیق کرتا ہے وہ اس صفت کے تابع نہیں ہے' اس سے بالا ہے۔

پس اللہ کی ذات میں کوئی زمانہ نہیں ہے وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا۔ یہ معنی ہے اس کا کہ جس میں تبدیلی نہیں ہو رہی اس میں زمانہ کیسے ہو سکتا ہے اور جس میں تبدیلی نہیں ہو رہی اس کا ازل سے ہونا ایک لازمی منطقی نتیجہ ہے' اس کے سوا بن ہی نہیں سکتا۔ پس ایک ہی ذات ہے جو ازلی کہلا سکتی ہے جس میں تبدیلی نہ ہو رہی ہو اور ہر وہ ذات جو تبدیل ہو رہی ہے اس کا لازماً کوئی آغاز ہے اس کے بغیر وہ بات شروع ہی نہیں ہو سکتی اور اس اصل کو تو دنیا کے تمام محقق اور منطقی اور فلسفی اور سائنس دان تسلیم کر چکے ہیں کہ وہ چیز جو تبدیل ہو رہی ہے اس کا آغاز کہیں ہمیں ملے گا' کہیں اس کا کنارہ ملے گا۔ پس اللہ تعالیٰ خالق ہونے کی حیثیت سے زمانوں سے بالا ہے اور وہی ایک ذات ہے جو ہمیشگی رکھتی ہے۔ نہ اس کا پہلے کوئی کنارہ ہے نہ اس کا آخر پر کوئی کنارہ ہے۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے جو اقتباسات اکٹھے ہوئے ان میں بہت سے ایسے ہیں جو اس مضمون کو بہت ہی زیادہ حیرت انگیز روشنی کے ساتھ بیان فرما رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن ایک دوسرا پہلو جو اس کا ہے جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ غور آگے بڑھتے رہنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اس پہلو سے تخلیق کے مسائل پر غور کیا جائے اور وہ چیز جو فانی ہے ان کے متعلق یہ تلاش کرنا کہ انہیں کس حد تک بقا کیسے مل سکتی ہے' یہ ایک مسئلہ ہے جو ہمارے لئے ترقی کی بہت سی راہیں کھول سکتا ہے۔ لیکن سردست میں آپ کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بعض ارشادات پڑھ کر سناتا ہوں جو نور ہی نور ہیں سراپا اور اس مضمون کو ہر اقتباس مزید کھولتا چلا جاتا ہے۔

پرانی تحریریں نام سے جو آپ کی کتاب روحانی خزائن جلد ۲ میں ملتی ہیں اس میں ہے:

"اس کے لئے تمام اسماء حسنہ ثابت ہیں یعنی جمیع صفات کاملہ جو باعتبار کمال قدرت کے عقل تجویز کر سکتی ہے اس کی قدرت میں جمع ہیں"

یعنی اسماء الٰہی سے مراد یہ ہے کہ اسماء حسنہ اور (کتاب اللہ) نے الحسنٰی کے تابع جو اسماء الٰہی کو بیان فرمایا ہے اسی سے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) اسم الٰہی کی تعریف میں اسم حسن داخل سمجھتے ہیں اور یہی درست ہے۔ اور اس پہلو سے آپ فرماتے ہیں کہ عقل صفات کاملہ کے متعلق جو کچھ بھی غور کر سکتی ہے' جہاں جہاں بھی پہنچے گی وہ تمام صفات کاملہ اسماء الٰہی کی صورت میں موجود دکھائی دیں گے۔ ان سے نہ انسان آگے نکل سکتا ہے' نہ پیچھے رہ سکتا ہے' کوئی ایسا حسن کامل کا تصور انسان باندھ ہی نہیں سکتا جو اسماء الٰہی میں نہ ملتا ہو۔

پھر فرماتے ہیں:

"خدا تعالٰی ہمیشہ اپنی ازلی ابدی صفات کے موافق کام کرتا ہے اور اگر ہم دوسرے لفظوں میں انہیں ازلی ابدی صفات پر چلنے کا نام قانون الٰہی رکھیں تو بے جا نہ ہو گا۔ مگر ہمارا کلام اور بحث اس میں ہے کہ وہ آثار صفات ازلی ابدی یا یوں کہو کہ وہ قانون قدیم الٰہی محدود یا معدود کیوں مانا جائے۔ ہاں بے شک یہ تو ہم مانتے ہیں اور مان لینا چاہئے کہ جو کچھ صفتیں جناب الٰہی کی ذات میں موجود ہیں انہی صفات غیر محدود کے آثار اپنے اپنے وقتوں میں ظہور میں آتے ہیں نہ کوئی امر ان کا غیب۔ اور وہ صفات ہر ایک مخلوق ارضی و سماوی میں موثر ہو رہی ہیں۔"

یہ جو مضمون ہے یہ بہت گہرا مضمون ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کل عالم میں اس وقت جو(--) خطبہ سن رہے ہیں' ہو سکتا ہے اس پہ اگر ان کو بیان کرنے کی' سمجھانے کی کوشش کروں تو بہت زیادہ وقت اس بات کو سمجھانے پر لگ جائے۔ لیکن یہ بات آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کہ صفات کا جلوہ جس کا ذکر ہے وہ بھی زمانے سے آزاد ہے اور زمانے سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ مضمون بظاہر ایک الجھن والا مضمون ہے' مشکل پیدا کرتا ہے مگر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریریں آپ جوں جوں پڑھیں گے آپ پر یہ بات کھلتی چلی جائے گی۔

کتاب اللہ میں اللہ تعالٰی فرماتا ہے (-) ہر دن' ہر وقت وہ ایک شان میں ہے (-) "تو اللہ کی کن کن نعمتوں کی' اے دونوں چھوٹو' بڑو۔ اے بڑے لوگو اور چھوٹے لوگو! اے جن وانس! کن کن نعمتوں کا تم انکار کرو گے۔ "شان" چاہتی ہے ایک دیکھنے والے کو۔ ایک یہ "شان" کا پہلو ہے۔ پس دیکھنے والے کے لحاظ سے اگر تمام صفات الٰہیہ جامد دکھائی دیں اور کھڑی نظر آئیں تو ایک نہایت ہی طبیعت کو اکتا دینے والا منظر اٹھتا ہے۔ ایک جامد ساکت چیز ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں' کچھ رونما نہیں ہو رہا۔ لیکن تخلیق کے لحاظ سے جو "شان" ابھرتی ہے' شان میں حرکت نہیں ہے "شان" کا ذاتی طور پر وقت سے کوئی تعلق نہیں۔ مگر جب وہ جلوہ دکھاتی ہے تو دیکھنے والے چونکہ مخلوق ہیں اس لئے وہ جلوہ ایک وقت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور جو نئی تخلیقات ہو رہی ہیں وہ بھی اسی جلوے کا مظہر ہیں جو دائمی جلوہ ہے اور بیک وقت تمام صفات مسلسل کار فرما ہیں۔ یہ غلط تصور ہے کہ کوئی معطل ہو جاتی ہے۔ اگر معطل ہوتی ہے تو وقت کے ساتھ پابند ہو گئی لیکن وہ کن معنوں میں بیک وقت جلوہ فرما ہیں اور اس کے باوجود وقت سے آزاد ہیں' یہ ہے وہ دلچسپ پہلو جو قابل غور ہے۔

(-) ہر یوم ایک نئی شان کے ساتھ تم اس کو دیکھو گے۔ دراصل ایک پہلو اس کا یہ ہے کہ انسان کی اپنی شانیں اور حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے متعلق اللہ تعالٰی فرماتا ہے کہ جب تو قرآن کی تلاوت کرتا ہے اور ایک خاص شان کے ساتھ' کبھی اس شان کے ساتھ' کبھی اس شان سے تو پھر یہ مضامین پیدا ہوتے ہیں۔ تو انسان کا مزاج بدلتا ہے اور ہر مزاج کے لئے خدا کی ایک شان اس کو دکھائی دے رہی ہوتی ہے۔ مخلوق کا مزاج بدلتا ہے اور اس کی ضرورتیں تبدیل ہوتی ہیں' زمانے تبدیل ہوتے ہیں تو اس وقت خدا کی شان پیدا نہیں ہوتی بلکہ اس وقت وہ نئی شان دکھائی دینے لگتی ہے اور کار فرما نظر آتی ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جس کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے بھی مختلف اپنی تحریرات میں کھولا ہے۔ خواہ کسی کو غور کا موقع ملے یا نہ ملے مگر حیرت انگیز تحریریں ہیں جو صفات باری تعالٰی سے متعلق حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی تحریروں میں ملتی ہیں۔

اس پہلو پر غور کرتے ہوئے اب لفظ آدم کی طرف بھی میری توجہ گئی۔ میں مختصر اشارے کر رہا ہوں۔ یہ ساری باتیں جو میں بیان کر رہا ہوں اس پر سیر حاصل گفتگو نہیں کر رہا بلکہ آپ کے دماغوں میں بھی کھڑکیاں کھولنے کی کوشش کر رہا ہوں کہ ان کھڑکیوں سے آپ بھی دیکھیں تو حیرت انگیز جلوے آپ کو دکھائی دیں گے۔ یہ جب میں نے غور کیا کہ آدم کون ہے جس کو اسماء سکھائے گئے تو ایک پہلو تو پہلے آدم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس آدم کے ذکر میں دنیاوی علوم کے سرچشمے اس کو عطا کئے گئے' یہ ترجمہ فرمایا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ وہ باتیں سکھائی گئیں' مسمیات سے مراد یہ ہے کہ جن کو بغیر کسی اور زبان کے اشاروں کی زبان سے سمجھا کر ان کا مطلب اس پر روشن کیا جا سکتا ہے۔

یہ جب میں نے پڑھا تو حیران رہ گیا کہ ہم نے (احمدیہ ٹیلی ویژن) پہ زبانیں سکھانے کا پروگرام شروع کیا ہے وہ یہی تو ہے اور اس کی تائید حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلام میں ہمیں ملتی ہے۔ دوبارہ سنیں تو یوں لگتا ہے جیسے اس بات کو سامنے رکھ کر حضرت (صاحب) وہ بیان فرما رہے ہیں:

"مسمیات سے مراد ہمارے ایسے امور ہیں جن کا بیان کرنا اشارات کے ذریعے سے ممکن ہو۔ جن امور کا بیان کرنا اشاروں کی مدد سے ممکن نہ ہو ان کو ہم مسمیات نہیں کہتے۔"

یہ مضمون بہت گہرا ہے اس وجہ سے کہ آدم کو تو زبان آتی کوئی نہیں تھی۔ وہ جو پہلا آدم ہے اس کو تو کوئی زبان نہیں آتی تھی۔ اللہ تعالٰی نے اسے کیسے سمجھایا۔ جب تک آدم کی صلاحیت میں یہ بات موجود نہ ہوتی کہ وہ اشاروں کی زبان سمجھتا اور وہ مضامین اشاروں سے سمجھائے نہ جاسکتے تو پھر آدم اللہ تعالٰی سے کوئی علم نہیں سیکھ سکتا تھا۔ اور ان مضامین میں آپ نے افعال کو داخل فرمایا اور افعال کو داخل فرمانے کے بعد اس نحوی تعریف کی غلطیوں کی طرف اشارہ کیا کہ زمانہ تو ہر مخلوق میں پایا جاتا ہے۔ اس لئے اب اس تعریف کو مخلوقات پر چسپاں کیا ہی نہیں جا سکتا۔ غور کر کے دیکھ لو تمہیں سمجھ آئے گی کہ وہ بالکل بودی تعریف ہے اس پہلو سے تو اب جب (احمدیہ ٹیلی ویژن) کی طرف میری توجہ گئی تو میں نے دیکھا کہ ہم یہی تو کام کر رہے ہیں جو آدم نے شروع کیا تھا یعنی آدم سے اللہ تعالٰی نے جو سلوک فرمایا جس طرح اسے علوم عطا فرمائے اور سمجھائے یہی کوشش ہم زبانوں کے متعلق کر رہے ہیں اور حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) آگے چل کر زبانوں کے حوالے سے کہتے ہیں کہ عربی زبان اللہ تعالٰی نے آدم کو براہ راست اشاروں کے ذریعے سکھائی اور جوں جوں مطالب آگے بڑھے تو زبان اپنے آپ کو خود پھر Build کرنے لگ گئی ہے اور زیادہ مضامین میں طاقت پیدا ہوتی چلی گئی ہے۔

لیکن دوسرا پہلو ایک اور آدم کا ہے وہ آدم روحانی آدم ہے۔ پس اسماء الٰہی کے ساتھ بھی اس مضمون کا ایک تعلق ہے' محض دنیاوی علوم کا نہیں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جہاں بھی دنیاوی علوم کی بات کی ہے وہاں پہلے آدم کا ذکر فرمایا ہے اور بڑی واضح تفریق کی ہے۔ روحانی طور پر حضرت محمد مصطفٰی ﷺ ہی آدم ہیں۔ پس وہ آدم جس کا آغاز ہوا ہے شروع میں ایک سرچشمے کے طور پر' وہ اپنے درجہ کمال کو پہنچا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں۔ اور محمد مصطفٰیؐ جو آدم ہیں آپ پر یہ آیت کریمہ پوری طرح صادق آتی ہے اگر اسماء سے مراد صفات باری تعالٰی ہیں۔ (-) اللہ نے آدم کو تمام اسماء سکھائے کوئی باقی نہیں چھوڑا۔ پس یہ دونوں طرح سے آیت سمجھی جا سکتی ہے۔ اول یہ کہ آدم کو جو دنیاوی باتیں سکھائی گئیں اور علم کی ترویج جب تک دنیاوی علوم کے ذریعہ سے نہ ہو وہ روحانی علوم میں آدم داخل ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ زبان سکھانا' مفاہیم کو سمجھنا' مفاہیم کو ادا کرنا اور چیزوں کی کنہ' ان کے فلسفے کو سمجھنا' یہ باتیں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ اللہ نے پہلے آدم کو عطا کی تھیں اور اسی سے پھر آگے سلسلہ مضامین شروع ہوا ہے۔

اور جہاں تک حضرت محمد مصطفٰی ﷺ کا تعلق ہے "اسماء کلھا" سے مراد صفات باری تعالٰی تمام تر ہیں۔ اور جب ہم تمام تر کی بات کرتے ہیں تو وہی زاویہ جو مخلوق کا زاویہ ہے اس کو نظر انداز کر کے بات نہیں کر سکتے ورنہ خدا تعالٰی کے لامتناہی ہونے پر ایک زد پڑ جاتی ہے۔ پس یاد رکھیں کہ وقت بھی مخلوق کے زاویے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مخلوق کے ختم ہونے سے ختم ہو جاتا ہے۔ اور خدا تعالٰی کے ساتھ جو صفات کا مضمون ہے وہ بھی لامتناہی ہے۔ مگر مخلوق اپنے دائرے سے جب دیکھتی ہے تو اتنی صفات کو سمجھ سکتی ہے جو مخلوق کے انتہائی دائرے سے تعلق رکھتی ہیں' اس سے زیادہ نہیں۔

تو "کلھا" سے مراد یہ ہے کہ بشر کو اللہ تعالٰی نے جو صلاحیتیں عطا فرمائیں انسان کامل انہیں صلاحیتوں کے ساتھ ابھرا ہے اور انہی صلاحیتوں کے کمال ارتقاء کے نتیجے میں انسان کامل جو اصل آدم روحانی ہے وہ پیدا ہوا ہے۔ یہ ترجمہ کرنا اس لئے درست بلکہ اول ترجمہ ہے کہ (کتاب اللہ) میں جو بحث اٹھی تھی وہ تو خلیفہ کی بحث تھی اور فرشتے یہ کہہ رہے تھے' آدم کا تو ذکر بھی کوئی نہیں تھا' فرشتے یہ کہہ رہے تھے کہ جب خلیفۃ اللہ تو بنائے گا تو تیری نمائندگی سے جو سرکش انسان ہے وہ انکار کرے گا اور اس کے نتیجے میں زمین میں فساد ہو گا اور خون بہایا جائے گا۔ اس کے ذکر میں یہ فرمانا کہ (ہم نے آدم کو تمام نام سکھائے) اگر اول طور پر وہ خلیفہ اول مراد نہیں جو زمانے کے لحاظ سے اول ہے یعنی مرتبہ کے لحاظ سے اول ہے اور فائق ہے اور مقصود کے لحاظ سے آخر ہے اس وقت تک اس مضمون کا ربط نہیں پیدا ہوتا۔

پس اللہ تعالٰی نے یہ فرشتوں کو کہا کہ تمہیں تصور بھی نہیں ہے کہ خلیفۃ اللہ کیا چیز ہے جو میں پیدا کرنے والا ہوں۔ صفات الٰہی میں تمہارا علم محدود ہے اور اس کا علم تمہارے علم سے بہت زیادہ ہے۔ تو تم جو کہتے ہو کہ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں اور تحمید کرتے ہیں' اس تسبیح اور تحمید کے سامنے اس کی کیا حیثیت ہے جو میرا بندہ محمد رسول اللہ آ کے کرے گا اور وہ آدم ہے محمد رسول اللہ' جس کو اللہ تعالٰی نے تمام اسماء حسنہ سکھا دیئے یعنی وہ تمام اسماء حسنہ جن کا بندوں سے تعلق ہے انسان کے درجہ کمال تک پہنچنے سے تعلق ہے۔ اور جب تمثیلی صورت میں ان باتوں کو دکھایا گیا جو آنحضرت ﷺ کی ذات سے تعلق رکھتی تھیں اور خدا سے تعلیم پانے کے بعد جو واقعات رونما ہونے تھے' وہ واقعات ہیں جن پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ھم" ن ہمر اشارہ ہے اور جو کشفی نظارہ فرشتوں کو دکھایا گیا اس وقت انہوں نے تسلیم کیا کہ ہمیں تو کوئی علم نہیں' جتنا تو ہمیں دے وہی تو علم ہے ہمارا' بس اس سے زیادہ نہیں۔ تو یہ بات بھی ثابت ہو گئی کہ علم کا سرچشمہ صرف اللہ ہے اور اللہ ہی ہے جو علم دیتا ہے ورنہ ذاتی علم کی رعونت رکھنے والا جاہل اور ابلیس ہے اور ابلیس کی بات کا بھی جواب بیچ میں آگیا کہ تم کس بات پہ تکبر کر رہے ہو۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں ۔

فرشتے جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی

وہ ایسی ذات ہے جس کی حضرت میں فرشتے اقرار لاعلمی کرتے ہیں مگر شیطان علم کا دعوٰی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے کشفی طور پر شیطان کو تو رد فرما دیا کہ تو اس لائق ہی نہیں کہ تجھ سے گفتگو اور بحث کی جائے۔ مگر فرشتوں کو یہ مضمون سکھایا کہ محمد رسول اللہ کو جو اسماء کا علم دیا جائے گا وہ بہت عظیم الشان علم ہے اور اس پہلو سے جب انسان مجھے دیکھے گا تو میں زیادہ تسبیح کے لائق دکھائی دوں گا' میں زیادہ تحمید کے لائق دکھائی دوں گا۔ اصل میں میری شان اس وقت پوری طرح ظاہر ہو گی اس لئے تم اسے بیکار کیوں سمجھ رہے ہو۔

یہ جو مضمون ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ دراصل روحانی طور پر آدم اول کہلانے کے مستحق حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں (-) اگر حضرت محمد رسول اللہ کے وقت سے دیکھا جائے اور آپ پر جو علوم روشن ہوئے ہیں اسماء کے' ان کو سمجھنے کے اعتبار سے دیکھا جائے' تو یہ ایک دعوٰی نہیں آپ تمام کتب سابقہ کا جو علماء نے لکھی ہیں مطالعہ کر کے دیکھ لیں' اسماء پر جو روشنی حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے ڈالی ہے اس کا عشر عشیر بھی کہیں دکھائی نہیں دے گا۔

پس "اسماء کلھا" اول طور پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو سکھائے گئے اور روحانی دنیا کے آپ ہی آدم بنتے ہیں۔ (-)

اس رؤیا سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے زمانے میں اس علم کو مزید ترقی دی جائے گی اور اللہ تعالیٰ از سرنو اسماء کا علم سکھانے کا ایک دور شروع فرما چکا ہے۔ اور سائنس کی دنیا میں بھی اور مذہب کی دنیا میں بھی نئے نئے امور اسماء الٰہی کی روشنی میں دریافت ہوں گے۔ اور ان کی کنہ اور حقیقت پر نئی روشنی پڑے گی۔

وقت چونکہ کچھ زیادہ ہو رہا ہے۔ اور ابھی کچھ کام باقی ہیں۔ وقت تو ہمارے پاس ویسے زیادہ ہے لیکن کچھ ایسی مشکلات ہیں جن کے پیش نظر ہمیں نسبتاً جلدی ختم کرنا ہو گا۔ ایک جمعہ ہے آج اور جمعہ' میں نے ان کو ہدایت کی تھی کہ جتنا پہلے پڑھا جا سکے اتنا پہلے پڑھا جائے اس لئے بارہ بجے سورج ڈھل جاتا ہے اور پانچ منٹ بعد جمعہ کا وقت شروع ہو جاتا ہے تو ہمیں جمعہ اس وقت پڑھنا چاہئے کیونکہ بہت سے دوست ہیں جنہوں نے ابھی عید منانی ہے یعنی ظاہری طور پر عید منانی شروع نہیں کی۔ اسماء الٰہی سے تو خوراک حاصل کر رہے ہیں لیکن وہ مسمیات میں جب جلوہ گر ہوتے ہیں اسماء الٰہی اور غذا بنتے ہیں جسم کی' تو اس وقت اس کا بھی تو ایک لطف ہے' اس لئے ہمیں کچھ وقت مہیا کرنا چاہئے۔ تو (اللہ نے چاہا تو) بارہ بجے کے بعد جلد ہم جمعہ شروع کر دیں گے اور مختصر خطبہ ہو گا اس کے بعد پھر آپ مصروف ہو جائیں اپنی دلچسپیوں میں۔ افریقہ کی طرف سے ہمیں ایک پر زور درخواست ملی ہے کہ ہمارے آپ نے صرف چار گھنٹے رکھے ہوئے ہیں اس ساری تقریب کو یا چار گھنٹے کے اندر ختم کریں یا ہمارا وقت بڑھائیں۔ یہ مجبوری ہے جواب مجھے اس مضمون کو ختم کرنا پڑتا ہے (اللہ نے چاہا تو) اس کے بیچ میں اور کام بھی ہیں' آپ سے مصافحے کرنے ہیں۔ خواتین کی خواہش ہوتی ہے کہ چند منٹ کے لئے میں ان کی خدمت میں بھی حاضر ہو کر (سلام) کہوں اور پھر جمعہ بھی پڑھنا ہے۔ اس پہلو سے اب اگر ختم کر دیا جائے اس مضمون کو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

اس خطبے کو ختم کرنے سے پہلے میں اپنی طرف سے' آپ سب کی طرف سے تمام دنیا کے احمدیوں کو خصوصاً ان کو جو اس وقت براہ راست ہماری مجلس میں شامل ہیں محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اور اس کے علاوہ وہ جو محروم ہیں ان کی خدمت میں سننے والوں کی وساطت سے یہ (سلام) اور عید مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اس کثرت سے باہر سے فیکسز اور فون ملے ہیں جن میں سے ہر ایک پر میں نظر ڈال چکا ہوں اور میرا دل ان کے پر خلوص جذبات کے نتیجے میں ان سے کم جذبات سے بھرا ہوا نہیں تھا بلکہ اور بھی اچھلا ہے ان کی محبت اور ان کے تعلق کے خیال سے۔ تو اس لحاظ سے میں ان کو بتاتا ہوں کہ میرے پاس یا میرے سٹاف کے پاس فرداً فرداً ہر ایک کو خط لکھ کر جواب دینا ممکن نہیں ہو گا مگر میں اس عید کے پیغام میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (اللہ جزا دے اور احسن جزا دے) اللہ عیدیں آپ سب کے لئے بھی مبارک کرے۔

دعاؤں میں اپنے مظلوم بھائیوں کو تو یاد رکھیں گے آپ' جیسا کہ میں کل کی دعا میں آپ کو تاکید کر چکا ہوں۔ ایک بات میں کہنی بھول گیا تھا کہ (-) دعا میں اپنی آنے والی نسلوں کو بھی یاد رکھیں کیونکہ جو اچھے کام خدا نے ہماری نسل کو توفیق عطا فرمائی ہے وہ ایک سال یا دو سال کے کام نہیں وہ سینکڑوں سال اپنی تکمیل کے لئے چاہتے ہیں۔ تو یہ دعا کریں کہ اللہ ہماری نسلوں کو راہ راست پر قائم رکھے کیونکہ نسلوں کا انجام ہی ہے جو دراصل ایک نیک آدمی کی کوششوں کا پھل ہوا کرتا ہے۔ اگر کسی نیک آدمی کی کوششیں اپنی ذات تک محدود رہ کر ختم ہو جائیں اور اس کی اولاد ان نیکیوں کو جاری نہ رکھے تو بڑی محرومی ہے۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعا سکھائی ہے (-) بیوی جب کہے گی تو ازواج میں خاوند شامل ہوں گے' خاوند جب کہے گا تو ازواج میں عورتیں' اس کی بیوی شامل ہو گی۔ (-) اور ہماری آئندہ نسلوں کے لحاظ سے بھی ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک پہنچا۔ اور آنکھوں کی ٹھنڈک کیا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ دنیا میں ترقی کر جائیں وہ ترقی تو عارضی چیز ہے اور (ایمان والے) کی آنکھیں محض دنیا کی ترقی سے ٹھنڈی نہیں ہوا کرتیں۔ فرمایا وہ آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما (-) کہ ہم متقیوں کے سربراہ کے طور پر تیرے حضور حاضر ہوں۔ جب مریں تو تیری نظر میں متقی کہلانے والے ہوں۔ ایسے متقی جو خود ذات میں متقی نہیں بلکہ جن کی نسلیں متقی ہیں جن کے جلوس سے آگے ہم کھڑے ہیں یا تیرے حضور حرکت کر رہے ہیں۔ یہی وہ مضمون ہے جس کو میں بار بار بیان کر چکا ہوں۔ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایک مصرعہ میں بیان فرماتے ہیں اور حیرت انگیز طور پر دل پر اثر انداز ہونے والا یہ شعر ہے کہ ۔

یہ ہو میں دیکھ لوں تقوٰی سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

میں اپنی اولاد کو اس حالت میں چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ ان کو متقی دیکھ رہا ہوں۔ تو یہ ایک بہت ہی ضروری دعا تھی جو میں کل یاد نہیں کرا سکا اور مجھے بھی یاد نہیں آئی۔ تو اس عید کی دعا میں اپنی آنے والی نسلوں کو ضرور یاد رکھیں۔ قیامت تک یہ نیکیوں کے سلسلے جاری رہیں اور وہ لوگ ترقی کرتے چلے جائیں۔ اپنے سے مزید ترقی کی دعا کرنا اگر آپ دل پر غور کریں تو مشکل کام ہے۔ یہ کہنا کہ اگلی نسلیں ہم سے آگے نکل جائیں ایک مشکل دعا ہے مگر جس کو اللہ اور اس کے پیغام سے محبت ہے وہ یہ دعا کرنا سیکھ ہی لیتا ہے۔

پس آئندہ کے لئے یہ دعا کرنا کہ ہماری نسلوں سے بھی بہتر نسلیں پیدا ہوں یہ اللہ تعالیٰ سے ہماری سچی محبت کی دلیل ہو گا۔ اس لئے دعا یہ کریں اور سلسلے کے جتنے بزرگ ہیں جنہوں نے عظیم کام کئے ہیں اور خدا سے عظیم کاموں کی توفیق پائی ہے ان کی اولادوں کے لئے بھی۔ اپنی اولادوں تک دعا کو محدود نہ رکھیں۔ تمام ایسے بزرگ جن کی اولادیں آج جاری ہیں احمدیت میں خدمت کی توفیق پا رہی ہیں اللہ ان کو خدمت کی راہوں پر مستحکم رکھے اور انہیں راہوں پر آگے بڑھائے۔ اور جب یہ مریں تو یہ بھی اگلوں کا تقوٰی دیکھتے ہوئے مریں۔ اس دعا کو بھی آپ اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں۔

تمام احمدیت کی راہ میں تکلیف اٹھانے والوں کو بھی (سلام) اور (-) مبارک کا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ بڑوں' چھوٹوں' عورتوں اور بچوں کو۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ہر جگہ پر پرانے پیغامات کو یاد رکھتے ہوئے غریبوں کی خدمت کے خصوصی پروگرام بنائے ہوں گے۔ سیرالیون کی جماعت کو خاص طور پر میں نے ہدایت کی تھی اور وہاں سے جواب بھی مل گیا ہے کہ جو مفلوک الحال ہیں' جو اپنے گھربار چھوڑ کر مجبور ہو کر دوسرے علاقوں کی طرف (نقل مکانی) کر گئے ہیں' کوئی ان کا پرسان حال نہیں اور بہت ہی زیادہ تنگی کی حالت میں ہیں' ان کے لئے (-) کا دن تو کم سے کم ایسا بنائیں کہ ایک وقت تو ان کو پیٹ بھر کر کھانا میسر آئے۔ تو پہلے انہوں نے چھوٹے اندازے بھیجے میں نے کہا نہیں میں بڑی بات کر رہا ہوں پھر اور میں نے کہا اور کریں جہاں تک توفیق ہے آپ کھلائیں اللہ تعالیٰ رقم مہیا کر دے گا تو ان کی طرف سے اطلاع مل گئی ہے کہ ہم نے اپنے انتظام کو بہت پھیلا دیا ہے آپ مطمئن رہیں (اللہ نے چاہا تو) کوشش یہی ہو گی کہ ہمارے دائرے میں کوئی شخص بھوکا نہ رہے اور (-) کے دن اسے اچھا کھانا میسر آجائے۔ تو کھانا بھی میسر آئے۔ روحانی پیغام بھی پہنچائیں۔ مگر کھانے کے ساتھ منسلک کر کے نہیں۔ روحانی پیغام کا مضمون الگ ہے اور غربت کی انتہاء کے وقت خدمت کے ساتھ پیغام دینا جائز نہیں ہے۔ اس لئے اس کو اس وقت نہ جوڑیں۔ اپنی (دعوت الی اللہ) مہم الگ جاری رکھیں اور خدمت کے کام الگ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سب امور کی بہترین توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد قبل از دعا حضرت صاحب نے فرمایا:

میں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی کئی تحریرات پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا مگر وقت چونکہ ختم ہو رہا تھا اس لئے (اللہ نے چاہا تو) آئندہ (-) میں رکھتا ہوں۔ وہ جو پہلا مضمون کا سلسلہ ہے اسے وقتی طور پر منقطع کر کے یا معطل کر کے یہ جو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے اسماء الٰہی سے متعلق ارشادات ہیں یہ میں (اللہ نے چاہا تو) آئندہ (-) میں پیش کروں گا۔ آیئے اب دعا کر لیں۔

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قوٰی کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری تاریخ

LAGOS, FRIDAY April 5, 1957

The TRUTH

AN AHMADIYYA PUBLICATION

LAGOS, FRIDAY April 5, 1957.

Rabwah Celebrates Ghana Independence

The Ahmadi Students From Ghana Arranged A Big Tea-Party To Celebrate The Independence Of Ghana, At Rabwah, The Centre Of Ahmadiyya Community, In Pakistan

Mr. Abdul Wahab Adam and Mr. [illegible]ashir bin Salih invited a great number of students from all the academic institutes and their Principals and all Missionaries returning from t[illegible]e West and the East Africa and all the foreign students there on a tea-party, on the 6th of [illegible]arch, to celebrate the independence of their country.

ربوہ میں غانا کا جشن آزادی

لیگوس کے ہفتہ وار انگریزی اخبار دی ٹروتھ کے ۵۔اپریل ۱۹۵۷ء میں شائع ہونے والی خبر کا اردو ترجمہ پیش خدمت ہے۔

غانا کے احمدی طالب علموں نے غانا کی آزادی کا جشن منانے کے لئے ربوہ میں جو کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ کا مرکز ہے ایک بہت بڑی ٹی پارٹی کا اہتمام کیا۔

مسٹر عبدالوہاب آدم اور مسٹر بشیر بن صالح نے ربوہ کے تمام تعلیمی اداروں کے طلبا کی ایک بہت بڑی تعداد اور ان کے پرنسپل صاحبان' مغربی اور مشرقی افریقہ سے واپس آئے ہوئے مربیان کرام اور ربوہ میں موجود تمام غیر ملکی طلباء کو ۶۔مارچ کو اپنے ملک کی آزادی کے موقعہ پر ایک ٹی پارٹی پر مدعو کیا۔

پارٹی کے ختم ہونے پر چیئرمین محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے اختتامیہ خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مسٹر اے۔ ڈبلیو۔ آدم نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور بتایا کہ جب ۱۹۵۰ء میں غانا کے ایک مخلص احمدی الحاج حسن العطاء ربوہ آئے تو امام جماعت احمدیہ نے ان کو بتایا کہ وہ مستقبل قریب میں غانا کے لئے بہت بڑی ترقی کا منظر دیکھ رہے ہیں۔

مسٹر وہاب نے کہا کہ سترہ سالوں کے اختتام سے پہلے پہلے ہم نے آپ کے الفاظ کو پورا ہوتا دیکھ لیا ہے۔ حضرت صاحب نے ان تمام مراحل کی تفصیلات بھی بتائیں جن میں سے ہمارے ملک کو آزادی سے قبل گذرنا تھا۔

اس کے بعد عدن' انڈونیشیا' ٹانگانیکا' صومالی لینڈ' ڈچ گی آنا' ٹرینیڈاڈ' سیرالیون اور چین سے آئے ہوئے طالب علموں نے تقاریر کیں۔ جن میں انہوں نے اپنے غانا کے بھائیوں کو مبارک باد پیش کی۔ ان غیر ملکی طالب علموں کی تقاریر کے بعد چند اور معززین نے تقاریر کیں۔ اور پھر یہ تقریب دعا کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔

یہ خبر لیگوس کے ہفتہ وار دی ٹروتھ کے ۵۔اپریل ۱۹۵۷ء کے شمارے میں شائع ہوئی جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب مظفر گڑھ سے لکھتے ہیں مکرم ایڈیٹر صاحب۔

الفضل میں بعض مضامین پر خطوط کے ذریعے تبصرہ و تصحیح کا ایک عمدہ سلسلہ چل نکلا ہے جس کے مثبت نتائج مترتب ہو رہے ہیں (سب تعریف اللہ کے لئے ہے)

خاکسار نے 18۔جون 1995ء میں صفحہ 6' اور 7 پر اپنے مضمون بعنوان "دریائے سندھ پر پانی اور بجلی کے معروف یونٹ میگاواٹ کی وضاحت کرنا چاہی تھی جس میں میگاواٹ کو ایک کروڑ واٹ قرار دیا ہے (جو غلطی سے لکھا گیا ہے)

محترم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے اپنے ایک خط میں جو 25۔جون 95ء کے الفضل میں صفحہ 5 و 6 پر شائع ہوا ہے اس کی تصحیح فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ میگاواٹ سے ایک ملین یعنی دس لاکھ واٹ مراد ہے ان کی اس اصلاح کے لئے خاکسار بے حد ممنون ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

جہاں تک خاکسار کی علمی قابلیت کا تعلق ہے وہ اس لطیفے سے سمجھ آسکتی ہے کہ ایک نالائق طالب علم کو احساس ہونے لگا کہ اسے اب انگریزی آگئی ہے اس نے اپنے والد صاحب سے کہا کہ آپ بے شک انگلش ٹرانسلیشن میں میرا ٹیسٹ لے لیں۔ والد صاحب نے سادہ سا فقرہ لکھایا اور کہا کہ "میں پانی پیتا ہوں" کی انگریزی بناؤ۔ طالب علم نے کہا کہ باقی تو ٹھیک ہے صرف پانی کی انگریزی بتا دیں۔ والد نے کہا پانی کی انگریزی "واٹر" ہوتی ہے بیٹے نے کہا کہ "واٹر" کا Spelling بتا دیں باقی میں لکھ لوں گا والد صاحب نے بتایا ڈبلیو اے ٹی ای آر "واٹر" ہوتا ہے بیٹے نے کہا کہ صرف ڈبلیو کا Spelling بتا دیں باقی میں لکھ لوں گا!

حقیقت یہی ہے کہ خاکسار تو ابھی تک ڈبلیو کے Spellings ہی سیکھ رہا ہے! واپڈا میں اور ہر جگہ میگا واٹ سے 10^6 یعنی ایک ملین (1'000'000) یا دس لاکھ (10'00'000) واٹ ہی مراد ہے۔

○ "خوش مزاجی اور اس کے ساتھ تحمل یعنی کسی کی بات کو برداشت کرنا' یہ دونوں صفات (واقفین نو) بچوں میں بہت ضروری ہیں"۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۱۲۲ میں ملک محمد نسیم ولد ملک محمد شفیع صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع اوکاڑہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۵-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ پرانی کار مالیتی۔/۷۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ پرانا موٹر سائیکل مالیتی۔/۸۰۰۰ روپے۔ ۳۔ پلاٹ برقبہ ۱۷ مرلہ واقع پنجاب گورنمنٹ ایمپلائیز سوسائٹی لاہور۔ مالیتی۔/۲۵۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد نسیم مصطفیٰ پارک c/o ملک محمد احمد ملک ڈسپنسری نزد ٹاؤن ہال دیپالپور ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر۱ محمد نواز صاحب امیر ضلع اوکاڑہ گواہ شد نمبر۲ محمد حسین گل شیخ بستی اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۲۳ میں Mrs. Ani Rohaeni w/o Ahmad Suryana پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بیعت ۸۲-۸-۲۷ ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ سلائی مشین مالیتی۔/۷۵۰۰۰ روپے۔ اور حق مہر بذمہ خاوند۔/۲۳۱۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs. Ani Rohaeni انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Ahmad Suryana خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ Enah s/o Harodi انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۳۰۱۲۴

I Mrs Sajem. w/o Atmah Kasman

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۱-۷-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱۔ زمین برقبہ ۳۷۰ مربع میٹر مالیتی ۔/۲۵۹۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ طلائی زیورات وزنی ۵ گرام مالیتی۔/۱۰۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ حق مہر چار لاکھ دس ہزار ۔/۴۱۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/۳۱۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs.Sajem ساکن انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Udiman پسر موصیہ گواہ شد نمبر۲ Atmah Kasman خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۲۵

I Mrs. Sarniah w/o Maspi

پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۹۲-۳-۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔۱۔ زمین برقبہ ۳۰۰ مربع میٹر واقع انڈونیشیا مالیتی۔/۷۵۰۰۰۰ روپے۔ ۲۔ طلائی زیورات وزنی ۵ گرام مالیتی۔/۱۲۰۰۰۰ روپے۔ ۳۔ حق مہر۔/۶۰۰۰۰۰ روپے۔ کل جائیداد۔/۱۴۷۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت آمد از جائیداد بالا مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Mrs Sarniah انڈونیشیا گواہ شد نمبر۱ Maspi خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲ Dur Ah Man پسر موصیہ۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت ۔/۹۰۰۰ ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
21 - ہال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7353422 - 7235175

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزاشعر عدیل اسامہ عمر قریباً دو سال ابن مکرم خاور رشید صاحب باجوہ چک نمبر ج۔ب/312 کتھووالی ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈیڑھ ماہ سے جنرل ہسپتال لاہور میں سر کے بڑھ جانے اور بوجہ بخار زیر علاج ہے۔ عزیز وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف صاحب (وفات یافتہ) آف بورے والا حال فیکٹری ایریا ربوہ عرصہ ڈیڑھ سال سے ٹانگ کی ہڈی میں فریکچر ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ خورشید جہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم منشی محمد صادق صاحب (وفات یافتہ) مقیم مورخہ 14 جون 1995ء بعمر 68 برس، بقضائے الٰہی لاہور میں انتقال کر گئیں۔ ان کی میت کو اسی روز ربوہ لے جایا گیا جہاں بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ مکرم محمد شفیق قیصر صاحب (وفات یافتہ) کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

اعزاز

○ ایک احمدی طالب علم عاصم سعید صاحب ابن مکرم سعید اختر صاحب لاہور نے پاک کیوکوشن کراٹے آرگنائزیشن نیشنل سکول آف مارشل آرٹس اور پاک شوٹوکان کراٹے آرگنائزیشن کے تحت ہونے والی 17ویں آل پاکستان اوپن مارشل آرٹس چیمپئن شپ میں (کلاس 70 تا 75 کلوگرام) گولڈ میڈل حاصل کیا ہے۔ اور اس کلاس میں قومی چیمپئن قرار پائے ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور دینی ہو یا دنیاوی ہر امتحان میں عزیز کو نمایاں کامیابی عطا فرماتا چلا جائے۔

(نظارت تعلیم)

F.A/F.Sc
کا امتحان دینے والے
طلبہ متوجہ ہوں

○ F.A/F.Sc. کا امتحان پاس کرنے کے بعد نیشنل کالج آف آرٹس میں طلباء و طالبات کا داخلہ Aptitude ٹیسٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔ ڈیزائن اور فائن آرٹس کے شعبوں میں داخلہ ٹیسٹ انگریزی زبان اور فری ہینڈ ڈرائنگ پر مشتمل ہوتا ہے۔ جبکہ آرکیٹیکچر کے شعبہ میں داخلہ ٹیسٹ انگریزی، ریاضی اور فری ہینڈ ڈرائنگ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس لئے وہ طلباء و طالبات جو نیشنل کالج آف آرٹس میں داخلہ کے خواہش مند ہوں وہ خاص طور پر فری ہینڈ ڈرائنگ کی پریکٹس کریں۔ نیز الحمراء سنٹر لاہور میں Painting کا ایک کورس جاری ہے۔ جس کی فیس ۔/200 روپے ہے۔ طلباء و طالبات اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

امداد برائے مستحق طلباء

○ شعبہ امداد طلباء مستحق طلباء کی امداد کے لئے صدر انجمن احمدیہ میں مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔

شعبہ امداد طلباء مخیر احباب کی اعانت کا محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

عطیات اور صدقات کی رقوم اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ رقم عطیہ یا صدقہ برائے امداد طلباء ہے۔ براہ راست بنام نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلباء بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نگران امداد طلباء)

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضمون رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

امراض اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ
گوجرانوالہ
0431-254634 فون
0431-219065 فیکس

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
الرّحیم
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس 6643299 (92-21)

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
• زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون: دوکان: 837 گھر: 212175

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 20- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ ہم ایم کیو ایم کے آئینی اور قانونی مطالبات مان لیں گے۔ انہوں نے مذاکراتی ٹیم میں حکومتی وفد کے سربراہ مسٹر این ڈی خان سے کہا کہ مذاکرات کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش کریں رویہ زیادہ سخت نہ رکھیں اور نہ نرم۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کوئی غیر قانونی غیر آئینی اور غیر منصفانہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔ اقتدار سے زیادہ ملک کی وحدت اور یکجہتی عزیز ہے۔ الطاف گروپ کے دہشت گردوں سے مرعوب نہیں ہوں گے۔

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ مذاکرات اسی صورت میں کامیاب ہو سکتے ہیں جب حکومت آپریشن روک دے۔ انہوں نے کہا کہ وہ چوتھے راؤنڈ میں حکومت سے کہیں گے کہ کراچی میں فورس کا استعمال ختم کر دیا جائے یا اسے کم از کم کر دیا جائے۔ انہوں نے مذاکرات ختم کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر فورس کا استعمال نہیں رکتا تو پھر مزید مذاکرات بھی نہیں ہو سکیں گے۔

○ وزیر داخلہ نصیراللہ بابر نے کہا ہے کہ الطاف حسین کی واپسی کے لئے برطانوی عدالت سے رجوع کریں گے۔ برطانوی حکومت ہماری درخواست پر غور کر رہی ہے امید ہے کہ منظور کر لے گی۔ عدالتی چارہ جوئی کی تیاری مکمل کر لی ہے۔

○ کراچی میں موسلا دھار بارش کے دوران خونریزی جاری رہی۔ ۲۲۔ افراد کو فائرنگ سے ہلاک کر دیا گیا۔ مرنے والوں میں دو پولیس اہلکار بھی شامل ہیں جن میں ایک ایڈیشنل ایس ایچ او اور ایک کانسٹیبل ہے۔ تھانہ اورنگی کے ایس ایچ او کو گھر سے اغوا کر کے ضیاء الحق چوک میں گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ مومن آباد میں ایک ہی گھر کے ۴۔ افراد کو قتل کیا گیا جن میں بچے بھی شامل تھے۔ زمان ٹاؤن سے ۴۔ افراد کی نعشیں برآمد ہوئیں۔

○ بی بی سی کا کہنا ہے کہ کوئی اہم شخصیت قتل کر دی جائے گی اور مذاکرات ٹھپ ہو جائیں گے۔ بعض ذرائع نے حکومت کو اس صورت حال سے خبردار کر دیا ہے۔ مذاکرات کے دوران ۶۰۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ بی بی سی نے دعویٰ کیا کہ پاکستانیوں کو مذاکرات کے ۴۔ ادوار چلنے پر خوشگوار حیرت ہوئی ہے۔ خطرہ تھا کہ پہلی ہی ملاقات کے بعد بات چیت ختم ہو جائے گی۔

○ خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ اگر پاکستان مقبوضہ کشمیر میں رائے شماری چاہتا ہے تو پہلے آزاد کشمیر سے ہٹ جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاکستان نے کشمیر میں رائے شماری کا کبھی مطالبہ نہیں کیا۔ شملہ سمجھوتہ ہی وہ واحد دستاویز ہے جس کے ذریعے کشمیر کے مسئلے کو سلجھایا جا سکتا ہے۔ حکومت اس پر عمل کرے۔

○ ایک اعلیٰ شخصیت کی ہدایت پر نواز شریف کے خلاف ہیروئن کی سمگلنگ کیس میں مزید کارروائی روک دی گئی ہے۔ ۱۹۹۱ء میں مکران میں ہزاروں کلو ہیروئن و چرس برآمد کی گئی۔ بوریوں پر نواز شریف کی شوگر مل کے لیبل پرنٹ تھے کارروائی کے مخالف حلقے کا خیال ہے کہ مقدمہ چلانے سے نواز شریف کو مزید مقبول ہو کر حکومت کے خلاف تحریک چلانے کا سنہری موقع ہاتھ آجائے گا۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ کراچی میں نسلی فسادات کا پہلو ابھرتا نظر آ رہا ہے۔ گذشتہ روز ہلاک ہونے والوں میں ۴۔ بلوچ شامل ہیں۔

○ نواز شریف دور کے بھرتی شدہ تھانیداروں کو کراچی بھیجنے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ سابق حکومت کی چھاپ کے حامل ۸۷ تعلیم یافتہ تھانیداروں کو کراچی بھجوانے کا حتمی فیصلہ کر لیا گیا ہے۔

○ اینٹی نارکوٹکس فورس کو قبائلی علاقوں میں آپریشن کا اختیار دے دیا گیا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ اس مقصد کے لئے ہیلی کاپٹر دیں گے۔ اینٹی نارکوٹکس کی تقریب تقسیم انعامات میں بتایا گیا کہ بڑے بڑے مگرمچھوں کے ۲۲۔ ارب روپے کے اثاثے پکڑے گئے۔ ایوب آفریدی کی ۹۰ کروڑ کی جائیداد ضبط کر لی گئی۔

○ پاکستان چین سے ایک بحری جنگی جہاز خریدنا چاہتا ہے اس جہاز کو بطور ماڈل استعمال کر کے ایسے جہاز بنانے کا ارادہ ہے۔

○ عمران خان نے سعودی عرب میں شاہ فہد سے ملاقات کی۔

○ افغانستان کے سابق وزیر دفاع کمانڈر احمد شاہ مسعود نے الزام لگایا ہے کہ افغانستان میں لڑائی کی زیادہ ذمہ داری پاکستان پر عائد ہوتی ہے۔ جنگ زدہ ملک میں پاکستان کے حساس ادارے آئی ایس آئی نے گلبدین حکمت یار کی فوجی مہم جوئی کی حمایت کی۔ پاکستان طالبان کی مدد کر تا رہا ہے۔

○ لاہور میں واپڈا ایسٹ ہاؤس پر ایک ایم پی اے کے قبضے کے خلاف واپڈا کے سینکڑوں کارکنوں نے احتجاجی جلوس نکالا۔ جو لیبر ہال سے شروع ہو کر میکلوڈ روڈ اور منٹگمری روڈ سے ہوتا ہوا اسمبلی ہال پہنچا۔ شہر کی ٹریفک معطل ہو کر رہ گئی۔

SHAHAB EXPRESS
(WORLDWIDE TRAVEL SERVICE)
AKBAR PLAZA- G-10 - MARKAZ ISLAMABAD
TEL: 051 294342 290206
(سستے ٹکٹوں کیلئے ہم سے رابطہ کریں)

اقبال اور احمدیت 576 صفحات
(از قلم شیخ عبد الماجد) -/150 روپے۔
افضل برادرز ربوہ۔ احمدیہ ہال کراچی۔ دار الذکر لاہور

ORTHODONTICS
(Fixed Braces)
کے ذریعے ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کروائیے
رابطہ
ڈاکٹر کرنل (ر) صلاح الدین احمد
کیولری ڈینٹل کلینک
بالمقابل ایچ کریم بخش نزد TCS
کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
فون : 380856

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ ہر کپڑے کی جان اس کا پرنٹ ہوتا ہے۔ ہم آپ کے لئے بڑی محنت اور کوشش سے دلکش اور خوبصورت پرنٹ منتخب کر کے لاتے ہیں
ذیشان شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
وقت 5 بجے شام تا 9 بجے شام

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری واقع جہلم کیلئے مشین آپریٹر کی ضرورت ہے۔ گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارے کے ڈپلومہ ہولڈرز یا صنعتی ادارے میں پانچ سالہ تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔
تنخواہ کے علاوہ دیگر سہولیات مثلاً سالانہ چھٹیاں، گریجوئٹی، میڈیکل اولڈ ایج بینیفٹ اور مفت سنگل رہائش۔ 6 ماہ کی سروس کے بعد فیملی رہائش دی جا سکتی ہے۔ تصدیق شدہ درخواستیں مع کوائف بنام
پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ) لمیٹڈ جی ٹی روڈ جہلم
پوسٹ بکس 18
فون: 0541-622428
0541-622429

Contact
DAUD AHMED NASIR
ARTIST
SHOW®
NEON SIGN,
PLASTIC SIGN.
HOARDINGS BOARD,
BANNERS,
SCREEN PRINTING
TEL : 042 - 7584166
57 - FEROZEPUR ROAD ICHRA ADDA LAHORE

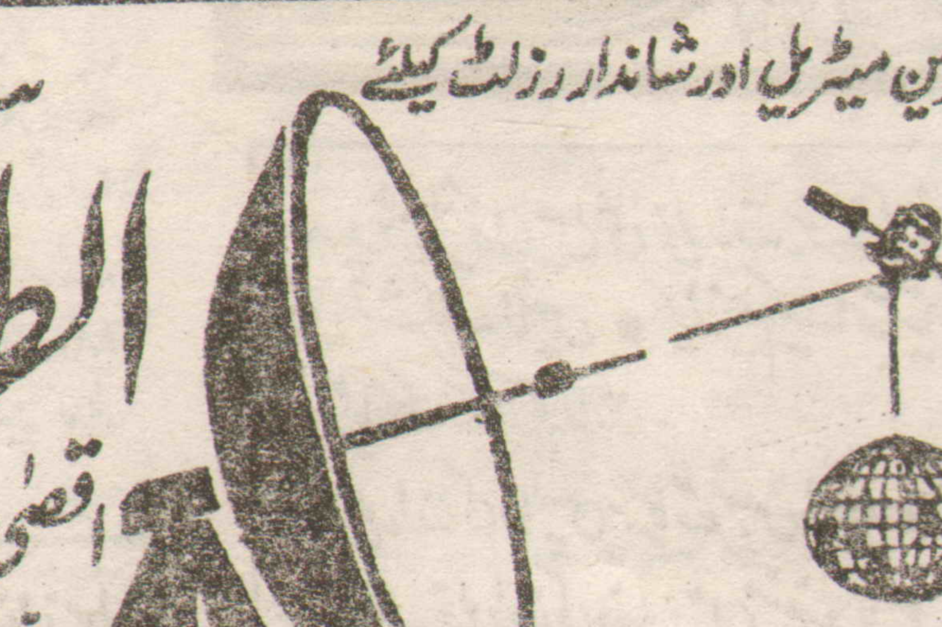
بہترین میٹریل اور شاندار رزلٹ کیلئے
اعتماد کا نام
الطاہر سیٹلائٹ سسٹم
اقصیٰ روڈ بوٹا مارکیٹ ربوہ
فون : EX : 211806